ضلع بارکھان**١؎** کےبلوچ قبائل کی منگنی رسومات کا اسلامی تناظر میں تنقیدی جائزہ

**A critical review of the Engagement Rituals of the Baloch Tribes of Barkhan District in Islamic perspective**

1.Muhammad Aslam Hasni. 2. Dr, Shabir Ahmed.

**Abstract**

In baloch culture marriages are different and unique than the other provinces of the country .Man has been involved in various ritual torture from birth to death. Despite the Muslim ancestry of the country, Muslims often ignore Allah and His Messenger's orders on the occasion of happiness and sorrow. It would not be wrong to say that these outdated rituals are preferred over religion, irrespective of religion. The mainland Balochistan, a province of Pakistan that has acquired the wealth of Islam since its inception, has long been associated with Islamic culture as well as its specific regional culture. The regional culture is not necessarily compatible with the Islamic culture, but the ancient customs and other religions with which the night passed, the Muslims of the subcontinent accepted the influence which had the greatest impact on the Muslim society, is hindu society. The islamic publication of the Sufi’s has resulted in a large number of Hindus entered in Islam, but they have not separated themselves from their customs. Their rituals are reflected in the marriage rituals. Many rituals have made it a part of life by giving religious color to Muslims. In the light of Islamic teachings, reforms of evil rituals can be made easy for the society to distinguish between good and evil.since laws against these harmfull customes exist but applied forcefully , there is a great need to create massive awareness against such customs. I am referring to the Islamic point of view, If my attempt is to reform someone, you have said that it is better for Akhirat (hereafter) than the things of this world. May Allah accept my efforts and protect me from Hell.

Key words: ritual, associated, distinguish, compatible, ancient, reform

aslamhasni57@gmail.com **1۔ایم فل اسکالر،الحمد اسلامک یونیورسٹی کوئٹہ**

**2۔لیکچرار،ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹیڈیز بیوٹمز کوئٹہ**shabir37@gmail.com

تعارف موضوع(Introduction)

**انسان اپنی پیدائش سے لیکر مرنے تک مختلف رسومات کے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے وہ ان کی پاسداری ضروری سمجھتا ہے ملک پاکستان کےبعض مسلمان راسخ العقیدہ ہونے کے باوجود خوشی اور غمی کے موقع پر اللہ اور اس کے رسولﷺ کے فرامین کو یکسر نظرانداز کر دیتے ہیں بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا مذہب کو بالا طاق رکھ کر ان فرسودہ رسومات کو مذہب پر ترجیح دی جاتی ہے سرزمین بلوچستان جو کہ پاکستان کا ایک صوبہ ہے جسے اسلام کی دولت ابتدا سے ہی حاصل ہےعرصہ دراز سے اسلامی ثفافت کے ساتھ ساتھ اپنی مخصوص علاقائی ثقافت بھی رکھتا ہے قدیم رسم و رواج اور دیگر مذاہب جن کےساتھ شب وروز گزرے ہوں برصغیر کے مسلمانوں نے ان قوموں کے بہت سے اثرات کو قبول کیا جس تہذیب نے مسلم معاشرے پر سب سے زیادہ اثرات چھوڑے ہیں وہ ہندو تہذیب ہے شادی بیاہ کی رسومات میں ان کا عکس نظر آتا ہے شادی بیاہ کی بلوچی رسومات کو اسلامی تعلیمات کے تناظر میں دیکھا جائے صحیح کو سقیم سے ممتاز کیا جائے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بری رسومات کی اصلاح کی جائے تاکہ اچھے اور برے کی تمیز معاشرے کے لیے آسان ہو سکے ۔**

ضرورت واہمیت موضوع(Importance)

**معاشرے کے رسم ورواج کو دین اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ر سم ورواج کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں واضح کرنا وقت کا تقاضا ہے حضور ﷺکی تشریف آوری کابھی عین مقصد یہی تھا اور تہذیب یافتہ قوم اللہ اور اسکے رسول کا ﷺمنشا بھی ہے ۔**

سابقہ تحقیق کا جائزہ(Literature Review)

**موضوع کی اہمیت کے باعث تفسیر ،حدیث اور کتب فقہ میں کثیر مقدار میں مواد موجود ہے تاہم بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ معاشرہ اور اس کی رسومات بھی بدل رہی ہیں ۔ ضلع بارکھان کا باشندہ ہونے کی وجہ سے عجیب رسومات کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے لہذاسابقہ تحقیق کے جائزے سے یہ بات سامنے آئی ہے بلوچ قبائل کی شادی بیاہ کی رسومات پر اس سے قبل اس نوعیت کا کوئی کام نہیں ہوا ہے۔**

 بارکھان کےبلوچ قبائل کی منگنی رسومات کے مشترکہ مثبت و منفی پہلو

**بارکھان کے رہنے والے بلوچ قبائل جن میں حسنی ، کھیتران ، بزدار اور مری شامل ہیں ان قبائل کی شادی بیاہ کی رسومات تقریبا ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں البتہ ان میں تھوڑا بہت فرق بھی بیان کیا جاتا ہے اس حوالے سے مشترکہ منگنی رواجات درج ذیل ہیں ۔**

تمن حسنی**۲**؎کی منگنی(منگڑاں**؎۳**) رسومات

**تمن حسنی کا منگنی کا طریقہ کار عموماََ یہی ہے کہ جب منگنی قریبی رشتے داروں میں ہو تو صرف دعا ئے خیر پر اکتفا کیا جاتا ہے دعا کے بعد مٹھائی وغیرہ اپنے ہی قریبی رشتے داروں میں تقسیم کی جاتی ہے جس میں کوئی خاص تقریب یا کوئی خاص خرچہ نہیں کیا جاتا اور نہ ہی لڑکی کو کوئی تحفہ وغیرہ دیا جاتا ہے بعض اوقات کچھ دے بھی دیا جاتا ہے یہ سوچ کر کہ اپنے ہیں بات پکی کرنے کے لئے زیادہ اہتمام کی ضرورت نہیں اس لئے کوئی خاص تقریب منعقد نہیں کی جاتی اور اگر رشتہ اپنوں میں نہ ہو تو منگنی کی تقریب کا انعقاد کیا جاتا ہےجس میں چھوٹی سی برات کا سا سماں ہوتا ہے جو لڑکی کے گھر جاتے ہیں اور لڑکی کو لڑکے والوں کی طرف سے کپڑے ،چوڑی،مہندی اور سینڈل دیئے جاتے ہیں اور لڑکی کی ماں یا بہن کو بھی سوٹ یا چادر دی جاتی ہے ۔لڑکے والے دنبہ ،بکرا اپنے مہمانوں کے حساب سے لڑکی والوں کے گھر پہنچا دیتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آٹا،پیاز،نمک،مرچ ،چاول یعنی سالن ،روٹی کی تمام چیزیں دیتے ہیں وہاں جب بارات جاتی ہے تو کچھ ہوائی فائرنگ اور پٹاخے بھی چھوڑے جاتے ہیں تا کہ لوگوں کو معلوم ہو منگنی بڑی دھاک سے کرنے جا ر ہے ہیں اور سسرال پر بھی اپنی دھاک (رعب و دبدبہ )بٹھانا چاہتے ہیں لڑکی کی طرف سے بھی تھوڑی بہت چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے جسے ادا کرتے وقت خوشی کا ایک سماں ہوتا ہے عموما لڑکی والے پانی وغیرہ سسرال والوں پر بالخصوص لڑکے کی ماں ،بہن، بھابھی،پھوپھی پر ڈالتے ہیں اور اپنا دل ٹھنڈا کرتے ہیں لڑکی سادہ لباس میں ہوتی ہے باقاعدہ کوئی زیور وغیرہ نہیں ہوتا اور نہ کو ئی سجاوٹ پھر حسب معمول وہاں جا کر کھانا کھاتے ہیں دیہات کے اعتبار سے کھانا سادہ**

**سا ہوتا ہے کوئی خاص ڈش نہیں ہوتی صرف سالن ،روٹی اور چاول جو عموماََ قابل ترجیح ہوتے ہیں اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے**

**آخر میں دعائے خیر کی جاتی ہے اور پھر ہوائی فائرنگ کی جاتی ہے ایک مقولہ بھی مزاحا ََََ کہا جاتا ہے کہ بس لڑکی کی ٹانگ ٹوٹ گئی منگنی کو شادی تک کھینچ کر رکھنا جو کافی لمبا عرصہ ہوتا ہے کبھی کبھار پانچ سے دس سال بھی لڑکا لڑکی دونوں کو انتظار کرنا پڑتا ہے اسی دوران دونوں خاندانوںمیں معاشرے کے اچھے برے بول کی وجہ سے کافی اختلافات بھی پیدا ہو جاتے ہیں جو دونوں خاندانوں کے لئے نقصان دہ ہوتے ہیں منگنی اور شادی میں اتنا وقفہ اچھا نہیں ہوتا یہاں تک کہ شادی سے قبل ہی جھگڑے شروع ہو جایا کرتے ہیں اور قبل از شادی ایک دوسرے سے متنفر ہو جا تے ہیں بسا اوقات یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ لڑکا شادی سے انکار کر دیتا ہے اور منگنی ٹوٹ جاتی ہے۔۴؎**

قبل از پیدائش رشتہ(ارجائی؎٥)

 **ارجائی سے مراد وہ رشتہ جو عموماََ قبل از پیدائش ہو ایسے رشتے کو ارجائی کہا جاتا ہے تعلیم کے فقدان اورکمی کی وجہ سے بلوچ معاشرہ ارجائی اور بچپن کے رشتے کو اس نظریہ کے تحت ترجیح دیتے ہیں کہ آخر ہم جو اپنی بہن بیٹی مفت میں دوسرے فریق کو دیں تو ہمیں کون دے گا یعنی ادلے کا بدلہ کہ اپنی بہن ،بیٹی دینے کے بدلے میں جو ان کے پیٹ سے لڑکی پیدا ہو گی وہ میکے میں سے فلاں لڑکے کی ہو گی یہ رسم بلوچ قبائل میں بہت پرانی ہو چکی اور اب تک یہ ہوش ربا اور فرسودہ رسم موجود ہے بچپن کی منگنی جو والدین کی رضا مندی سے ہوتی ہے جس میں لڑکا ، لڑکی کی رضامندی کو قابل غور نہیں سمجھا جاتا اللہ جانے ان کا مستقبل کیسا ہو گا یا ان کی شکل و صورت اور کردار کیسا ہو گا اس سے کوئی غرض نہیں ہے بلوچی پر کوئی بات نہیں آنی چاہیے بس والدین یا برادری کا فیصلہ پتھر پر لکیر ہے ۔چاہے لڑکا ، لڑکی ایک دوسرے کو پسند نہ بھی کریں تو ان کو یہ رشتہ توڑنے کی اجازت نہیں منگنی کو توڑنا معیوب سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے لڑکا اور لڑکی نہ چاہتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور ہیں لوگ کیا کہیں گے اور بلوچی کے لیبل نے ان کی زندگی اجیرن بنا دی جو کسی بھی طرح میاں ، بیوی اور بچوں کے لئے فائدہ مند نہیں بلکہ سرا سر نقصان ہے کہ میاں بیوی ساری زندگی بے سکونی اور ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزانے پر مجبور ہیں میاں بیوی خودتو اس عذاب کو جھیل ہی رہے ہیں ان کے ساتھ ساتھ پورا خاندان اور ان کے اپنے پھول جیسے بچے بھی قربانی کا بکرا بن جاتے ہیں ۔۶؎**

وٹاندرا ۷؎ **(**وٹہ سٹہ)

**وٹہ سٹہ کی رسم بھی بلوچ قبائل میں بہت پرانی ہے لڑکی کے بدلے لڑکی لینا اور دینا عام رواج بن چکا ہے اور جس کے پاس کوئی لڑکی نہ ہو تو اس کو جہیز کی صورت میں کافی بھاری رقم دینا پڑتی ہے اس میں لڑکا لڑکی کی عمر کا امتیاز نہیں رکھا جاتا بعض اوقات ایسا بھی ہوتا رہا ہے کہ دوشیزہ خوبصورت سی لڑکی کسی ڈنگر بڈھے کو بیاہ دی جاتی ہے اور کبھی یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے بڈھا خود اپنی لڑکی کسی کو بیاہ کر اس کے بدلے میں داماد کی حسین بہن سے خود شادی رچا لیتا ہے اس قسم کے رشتے میں اس خیال کو بڑی حساسیت سے محسوس کیا جاتا ہے ہماری بہن،بیٹی سے جو سسرال میں سلوک کیا جاتا ہے ان کی لڑکی کے ساتھ بھی ویسا سلوک کیا جاتا ہے جو کہ قابل مذمت اور مکروہ عمل ہے ۔دونوں خاندان اس قسم کے رشتے کو بڑے ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں اس خیال میں کہ ہماری بیٹی اور بہن سسرال میں خوش رہے ورنہ ہم بھی ایسا کریں گے اپنے بھائی یا بیٹے سے یہ امید رکھتے ہیں اور یہ مطالبہ بھی کیا جاتا ہے وہ بھی اپنی بیوی سے برا سلوک کرے اس طرح اپنی بھڑاس کو ٹھنڈا کرتے ہیں ۔بہر حال ان کی یہ جنگ جاری رہتی ہے جو دو بے قصور اور بے بس بیٹیوں اور بہنوں کے بدلے شروع ہوتی ہے جس کے نتیجے میں دونوں خاندان ان دونوں کو قربانی کا بکرا بناتے ہیں ان کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے جو مرتے دم تک گھٹتی رہتی ہیں البتہ حسنی قبیلہ میں طلاق کا وقوع بہت کم ہے بہرحال وٹہ سٹہ کے نتائج حد سے زیادہ بھیانک ہوتے ہیں اس کی وجہ سے عائلی زندگی کی خوبصورتی تباہ وبرباد ہو جاتی ہے جس میں صرف اور صرف انتقام کی جنگ ہوتی ہے بہر حال اس کو رشتے کا نام دینا ازدواجی زندگی کی توہین ہے فرمان خداوندی ہے " وجعل بینکم مودۃ ورحمہ "۔۸؎**

**" اور اللہ نے تمہارے درمیان مودت اور رحمت بنا دی "۔**

 **وہ رشتہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مؤدت اور محبت کا سبب قرار دیا اسی با برکت و مؤدت والے نکاح کو ایک حیوانی جبلت کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے جو سراسرا اصول دین اور سنت نکاح کے منافی ہے ۔٩؎**

تمن کھیتران١٠؎ کی منگنی رسومات

**منگنی کا طریقہ کار تقریباَ وٹہ سٹہ ہے اپنی بہن ، بیٹی کے بدلے میں مد مقابل سے بھی ایک لڑکی لی جاتی ہے چاہے وہ سامنے والے کی بہن ، بیٹی یا اس کی بھتیجی، بھانجی ہو یعنی ادلے کا بدلہ لڑکی لازمی ہے کسی بھی صورت میں ہو اور اگر لڑکی موجود نہ ہو تو اپنی ہی بہن ، بیٹی جو مدمقابل میں بیاہ دی اس کے پیٹ کی لڑکی(قبل از پیدائش) ہی مقرر کی جاتی ہے جس کو ارجائی کہا جاتا ہے اور اگر ایک طرف سے لڑکی چھوٹی ہو دوسری طرف سے بڑی ہو تو اس بڑی کے مقابلے میں دو چھوٹی لی جاتی ہیں اور اس میں رضا مندی کا دور تک کوئی تصور نہیں ہوتا جیسے بھیڑ بکری کا کوئی سودا ہو یہ اپنی لڑکی کا جہیز اور زیورات کا انتظام خود کرتے ہیں اور وہ اپنی لڑکی کے جہیز کا خود بندوبست کریں گے کچھ عرصہ پہلے تو جہیز بہت سادہ ہوتا تھا جس میں ضرورت کی اشیاء دی جاتی تھی مگر بدلتے حالات کے ساتھ اب جس کی جتنی اوقات ہوتی ہے وہ اس قسم کا جہیز تیار کرتا ہے جس میں معاشرےکے بول کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔منگنی میں کوئی خاص تقریب نہیں کی جاتی صرف چائے وغیرہ پلائی جاتی ہے اور دعائے خیر کی جاتی ہے لڑکی کو کچھ بھی نہیں دیا جاتا انگوٹھی کی رسم بھی نہیں ہوتی۔١١؎**

تمن بزدار ١۲؎کی منگنی رسومات

**شادی سے پہلے منگنی کی رسم کی جاتی ہے آج کل لڑکا ،لڑکی کی رضا مندی تمام بلوچ قبائل کی طرح بزدار قبیلہ میں بھی نہ ہونے کے برابر ہے یعنی یہ فرق شہر اور دیہات کی تقسیم کی وجہ سے بھی نظر آتا ہے عموماََ دیہات میں لڑکا ،لڑکی کی رضامندی کو نہیں دیکھا جاتا اور منگنی کے اخراجات تمام کے تمام لڑکے والے برداشت کرتے ہیں اور اس میں بھی ان کی اپنی مرضی قابل ترجیح ہوتی ہے کہ منگنی کے حوالے سے چھوٹی یا بڑی تقریب رکھیں اس میں لڑکی والوں کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا اور اس میں کوئی معیار والی بات نہیں منگنی کے دن لڑکی کے لئے سبز رنگ کا ایک سوٹ ،چادر ،سینڈل،مسواک اور سرمہ دیا جاتا ہے یہ تمام چیزیں لڑکے والے جاتے ہوئے لے جاتے ہیں لڑکی کی والدہ کو ایک**

**چادر اور ان کے والد کو ایک بلوچی سفید دستار لازمی دی جاتی ہے اور اگر لڑکے والے امیر ہوں تو لڑکی کے بھائیوں اور اس کے قریبی خاندان والوں کو بھی بلوچی پگڑی دی جاتی ہے اسی طرح لڑکی کی بہن یا سہیلی کو بھی ایک چادر دی جاتی**

**ہے اسی تقریب میں ہی جہیز بھی مقرر کیا جاتا ہے دونوں خاندان باہمی رضامندی سے جہیز مقرر کرتے ہیں اور جہیز عموماََ امیر اور غریب کے حساب سے الگ ہوتا ہےجو اسی تقریب میں طے پاتا ہے تاکہ بعد میں کسی جھگڑے کا سبب نہ بنے عام طور پر پوچھن ١۳؎"سریغ" دلھن کے سر پر ڈالنا کافی سمجھتے ہیں اور کہیں انگوٹھی کی رسم بھی کی جاتی ہے۔ گنڈھ١۴؎ باندھنا ،مینڈھی١٥؎ کھولنا، اور مہندی لگانے کا رواج بھی ہے جس کو "حنی" یعنی مہندی کہتے ہیں ۔١۶؎**

تمن مری ١۷؎کی منگنی رسومات

**منگنی کا طریقہ کار تمام بلوچ قبائل کا ایک جیسا ہے جس میں بچپن اور قبل از پیدائش اور وٹہ سٹہ کی رسم ہی قابل ترجیح ہے منگنی چاہے بچپن کی ہے یا بڑی عمر دونوں صورتوں میں لڑکا اور لڑکی کی رضا مندی کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ رضا مندی کو جاننا اپنی توہین سمجھا جاتا ہے بڑی عمر سے مراد لڑکا اور لڑکی کا صرف بالغ ہونا ہے یعنی عمر کو زیادہ طول نہیں دیا جاتا بلوغت کے فوراََ بعد شادی کر دی جاتی ہے منگنی کی رسم ہر حالت میں منعقد کی جاتی ہے بچپن کی ہو یا بڑی عمر اس میں منگنی کے لئے چھوٹا سا پروگرام منعقد کیا جاتا ہے جس میں عموماََ دو سے تین دنبے ذبح کئے جاتے ہیں لڑکا اور لڑکی کے قریبی رشتہ دار اس میں شرکت کرتے ہیں علاوہ ازیں لڑکی کو دو سوٹ کپڑے اور تھوڑاسا زیور بھی دیا جاتا ہے جس میں چاندی کا کوکا ،کنگن ،چادر اور سینڈل ہوتے ہیں کھانے کے بعد دعائے خیر کی جاتی ہے اور منگنی کے فوراََ بعد شادی کر دی جاتی ہے ۔١۸؎**

تصور منگنی بلوچ قبائل اور دین اسلام کی تعلیمات

**منگنی سے مراد بات پکی کرنا ہے منگنی کا تصور آپ ﷺ کے دور ِ مبارکہ میں بھی تھا یعنی فریقین کا آپس میں بات چیت کا معاملہ، رضامندی اور نسبت کا طے ہونا منگنی کہلاتا تھا آپ ﷺ کے دور ِ مبارکہ میں ان خرافات کا بالکل بھی ذکر نہیں ملتا جن میں آج ہمارا معاشرہ گرفتار ہو چکا اور نوجوان نسل ان خرافات کو منگنی کا ایک لازمی عنصر سمجھتی ہے نسبت طے ہو جانے کے بعد خوامخواہ میں کسی تقریب کا انعقاد نہیں کیا جاتا آج منگنی میں انگوٹھی،سوٹ، میک اپ ،زیور علاوہ ازیں اور بھی بہت سی خرافات میں معاشرہ پھنس چکا ہے بلکہ یہ کہنا بجا ہو گا کہ منگنی کی رسم میں بھی اپنی شان و شوکت کے اظہار کے لئے مسرفانہ اخراجات کا سہارا لیا جاتا ہے منگنی طے کرنے میں جن لوازمات کا ہونا لازمی**

**ہے وہ فریقین کی رضامندی ہے جو بلوچ قبائل میں مفقود نظر آتی ہے بارکھان کے بلوچ قبائل میں اس کی کئی صورتیں ہیں آج سے کچھ عرصہ پہلے تو عموماََ ایسا ہی ہوتا تھا اور آج بھی یہ ظالمانہ طریقہ رائج ہے اس دوران عموماََ منگنی کی کوئی خاص رسم نہیں ہوتی تھی کیونکہ لڑکی ١٩؎ ماں کے پیٹ میں ہی ہوتی اور پیدائش سے پہلے ہی اس کی بات طے کر دی جاتی کہ اس کی شادی فلاں سے ہوگی یا اس لڑکی کی منگنی بچپن میں طے کر دی جاتی جب وہ بڑی ہو جائے تو اسے پتہ چلتا کہ فلاں اس کا ہونے والا شوہر ہے چاہے ہونے والا شوہر پسند ہو یا نا پسند یہ تمام رسمیں صرف قول تک ہو تیں یعنی اس میں باقاعدہ کوئی خاص فنکشن یا تقریب نہیں ہوتی اور رشتہ بھی عموماَ اپنوں میں ہی ہوتا ہےاس لئے بھی صرف دعائے خیر پر اکتفا ء کیا جاتا اور یہ بات پتھر پر لکیر ہوتی چاہے کچھ بھی ہو جائے یہ شادی لازمی ہو گی جس کو غیرت یا عزت کا نام دے دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے لڑکا یا لڑکی دب کر رہ جاتے ہیں اور نہ چاہتے ہوئے بھی بڑوں کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں اور شادی کو سمجھوتہ کا نام دے دیا جاتا ہے اگر یہ رشتہ ٹوٹ گیا تو لوگ کیا کہیں گے منگنی کو توڑنا بہت معیوب خیال کیا جاتا بہر حال اسی تناظر میں میاں بیوی ساری زندگی مشکلات میں گزار دیتے ہیں منگنی کی یہ رسم بارکھان کے تمام بلوچ قبائل میں تھی اور اب تک بھی موجود ہے ۔ یہ تمام طریقہ کار دین اسلام کی تعلیمات کے برعکس ہے ۔۲٠؎**

ولی یا باپ کا اختیار دین اسلام کی روشنی میں

**دین اسلام فطری دین ہے جو انسان کو مکمل اختیار دیتا ہے کہ وہ شادی کے معاملے میں اپنی پسند اور نا پسند کا اظہار کر سکے یہ نکتہ یاد رکھیں فریقین کی رضا مندی وجوب کے درجے میں ہے جبکہ دین ِ اسلام نے والدین کی رضا مندی کو مستحسن قرار دیا ہے یعنی اگر والدین شادی پر راضی نہ بھی ہوں تب بھی وہ نکاح شرعاََ تسلیم کیا جائے گا ہاں اتنا ضرور ہے معاشرہ ایسے نکاح کو پسند نہیں کرتا لہذا بہتر یہی ہے کہ والدین اور فریقین دونوں باہمی رضامندی سے کوئی راستہ نکال لیں مگر اس سے مراد یہ نہیں کہ والدین جبراََ اپنا فیصلہ اولاد پر نافذ کریں جیسا کہ حدیث ِ پاک آتا ہے۔**

**"عن بریدۃ ۲١؎عن ابیہ قال جاءت فتاۃ الی النبی ﷺ فقالت ان ابی زوجنی ابن اخیہ لیرفع بی خسیستہ قال فجعل الامر الیھا فقالت قد اجزت ما صنع ابی ولکن اردت ان تعلم النساء ان لیس الی الاباء من الامر شیء"۔۲۲؎**

**" کہ ایک نوجوان عورت دربارِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میرے والد نے میری شادی میرے چچا زاد بھائی سے کر دی ہے ۔ تاکہ میری وجہ سے اس کی ذلت ختم ہو جائے(رشتہ سے نا گوراری دیکھ کر ) آپﷺ نے معاملہ عورت کے ہاتھ میں دے دیا (کہ تمھیں اس نکاح کے رکھنے اور فسخ کرنے کا اختیار ہے) عورت نے کہا میرے باپ نے جو کچھ کیا میں اس کی اجازت دے چکی ہوں لیکن درحقیقت میرا مقصد یہ تھا کہ عورتیں یہ جان لیں کہ ان کے باپوں کو ان پر (جبراََ نکاح کرنے کا ) کوئی اختیار نہیں "۔**

**اس روایت سے ثابت ہوا کہ عورت کو اپنے نکاح کے معاملے میں اختیار ہے اس کی رضامندی ضروری ہے ورنہ وہ نکاح کو توڑ بھی سکتی ہے اسی طرح دوسری روایت واضح الفاظ میں منگنی کے رائج الوقت طریقہ کار کی تردید کرتی ہے جو بلوچ قبائل میں رائج ہے حضرت خنساء ۲۳؎ بنت خزام سے روایت ہے۔**

**" عن خنسا ء بنت خزام الانصاریہ ان اباھا زوجھا وھی ثیب ۲۴؎ فکرھت ذلک فاتت رسول اللہ ﷺ فردنکا حہا "۔۲٥؎**

**" خنسا ء بنت خزام انصاریہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے ان کی شادی کر دی تھی اور وہ ثیبہ تھی تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا چنانچہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپ نے اس کے نکاح کو رد کر دیا ۔"**

**ان روایات سے معلوم ہوتا ہے نکاح کے باوجود بھی آپ ﷺ نے لڑکی کو شوہر کے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دیا**

**ہے کہ چاہیں تو وہ نکاح کو توڑ دیں اور اپنی مرضی کا نکاح کر لیں یا پھر اسی نکاح کو برقرار رکھے پھر ایسی منگنی جو بغیر**

**فریقین کی رضا مندی کے منعقد ہو تو اسے توڑنا تو بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گا کہ جس میں کوئی عقد نہیں ہوتا بلکہ صرف دعا یا قول ہی ہوتا ہے ۔**

عورت کو نکاح کا کس حد تک اختیار ہے

**دین اسلام نے عاقل ،بالغ لڑکا اور لڑکی کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی رضامندی سے اپنا نکاح کریں ان پر جبر بالکل بھی جائز نہیں چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا**

**"لاتنکح الایم حتیٰ تستامر ولا تنکح البکر حتیٰ تستاذن قالو یا رسول اللہ ﷺ وکیف اذنھا قال ان تسکت"۔۲۶؎**

 **"بیوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے حکم طلب نہ کیا جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت حاصل نہ کی جائے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کنواری عورت اذن کیوں کر دے گی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے یہ خاموشی اس کا اذن سمجھی جائے گی "۔**

**آزاد، عاقل، بالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر منعقد نہیں ہو سکتا ہاں اگر ولی کی اجازت کے بغیر لڑکی نکاح کر لے تو اس صورت میں احناف کے نزدیک نکاح ہو جائے گا ایک قول یہ بھی ہے اگر کفو میں کیا تو منعقد ہو جائے گا اور غیر کفو میں نکاح منعقد نہیں ہو گا جبکہ شوافع اور امام مالک کے نزدیک بغیر اذن ولی نکاح نہیں ہو گا ولی کی اجازت لازمی ہے۔۲۷؎**

**بارکھان کے بلوچ قبائل کی نوجوان نسل اس طریقہ ِ کار کے خلاف ہے جو ماقبل میں ذکر ہو چکا اب پہلے کی نسبت کچھ نہ کچھ شعور آ رہا ہے مگر یہاں بھی آڑے پرانی سوچ آ ہی جاتی ہے جس کی وجہ سے جھگڑے فساد ہی ان کا مقدر بنا ہوا ہے ایسے رشتے جو بڑی عمر میں طے ہوتے ہیں اس میں بھی معاشرتی خرابیاں کم نہیں ہیں کہ جو رشتے بڑی عمر میں طے پائیں اس میں بھی اولیاء اپنی رضا مندی کو فوقیت دیتے ہیں لڑکا اور لڑکی کے سرپرستوں کا ایک دوسرے کے سامنے اظہار رضا مندی منگنی کا موجب بنتا ہے قطع نظر اس کے کہ فریقین کو اس فیصلہ سے انکار کی ہمت ہو ہاں اگر کوئی عقد فریقین کی رضا مندی سے طے پاتا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں دین اسلام اس کی تائید کرتا ہے اور**

**آپﷺ نے بھی اس سے منع نہیں فرمایا منگنی اصل میں نکاح کا وعدہ ہے تا کہ لوگوں کو علم ہو جائے فلاں لڑکی کی منگنی ہو چکی ہے اب اس کے گھر رشتہ بھیجنا جائز نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔**

 **"المؤمن اخو المؤمن فلا یحل للمؤمن ان یبتاع علیٰ بیع اخیہ ولا یخطب علیٰ خطبۃ اخیہ حتیٰ یذر"۔ ۲۸؎**

**"مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے اس لئے اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ وہ اس کے پیغام ِ نکاح پر اپنا پیغام ِ نکاح بھیجے حتٰی کہ وہ خود دست بردار ہو جائے"۔**

**اسی طرح ایک اور حدیث ِ پاک میں آتا ہے۔**

**"لا یخطب احدکم علی خطبۃ اخیہ ولا یبیع علیٰ بیع اخیہ الا باذنہ "۔۲٩؎**

**"کوئی آدمی وہاں پیغام نہ بھیجے جہاں اس کے مسلمان بھائی نے پہلے سے پیغام دیا ہو اور کوئی اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے مگر اس کی اجازت سے" ۔**

 **معلوم ہوا کہ جب نکاح کا پیغام بھیجا جائے اور بات پکی ہو گئی تو دوسرے کو دوبارہ پیغام ِ نکاح دینا جائز نہیں بارکھان کے بلوچ قبائل اس پر تو عمل پیرا ہیں مگر بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ رشتے پے رشتہ بھیجا جاتا ہے اب یہ قصداََ یا سہوا ََ دونوں طرح ہو سکتا ہے بسا اوقات باہمی رضامندی تک بات پہنچ جاتی ہے اب اگر اسی دوران کوئی دوسرا پیغام آ جائے تو اس سے معاشرے میں بگاڑ اور عداوتیں پید ا ہوتی ہیں سید ضیاء الدین۳٠؎لکھتے ہیں ۔**

**"مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ جب بھی کوئی بھائی کسی کے ہاں رشتہ اور نکاح کا پیغام دے تو دوسرے کسی کو نکاح کا پیغام نہیں دینا چاہیئے عموماََ ہمارے معاشرے میں یہ بات عام ہے کہ کسی کی بہن اور بیٹی گھر میں رشتہ کے انتظار میں بیٹھی ہے تو کوئی ان سے رشتہ طلب نہیں کرتا لیکن جب ان کے ہاں کسی نے نکاح کا پیغام بھیجا ہوتا ہے تو پھر ہر طرف سے اعزہ و اقارب نکاح کا پیغام دینے لگ جاتے ہیں جس کی وجہ سے باہمی عداوتیں پیدا ہو جاتیں ہیں اور اختلافات بڑھ جاتے ہیں اسی لئے اسلام نے اس بات سے سختی سے منع کر دیا ہے"۔۳١؎**

**اگر پہلا شخص فاسق و فاجر اور بدکار وگناہ گار ہو تو دوسرے شخص کے لئے اپنے نام سے پیغام ِ نکاح بھیجنا حق اور درست ہے ۔ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے کہ اس سے مشورہ لیے جانے کی صورت میں اپنے نزدیک بہتر سے بہتر صورت کو مخاطب کے سامنے پیش کرے ۔حضرت فاطمہ ۳۲؎بنتِ قیس فرماتی ہیں ۔**

**حیث جاءت النبی ﷺ فذکرت لہ ان ابا جھم ۳۳؎بن حذیفہ و معاویہ بن سفیان خطباھا فقال اما ابو جھم فرجل لا یرفع عصاہ عن النساء واما معاویہ فصعلوک لا مال لہ ولکن انکحی اسامہ "۳۴؎**

**" کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے آپ ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا ابو جہم بن حذیفہ اور حضرت معاویہ نے اس خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا جہاں تک ابو جہم کا تعلق ہے وہ عورتوں کو بہت مارتا ہے رہے معاویہ تو وہ مفلس آدمی ہیں ان کے پاس مال نہیں ہے تم اسامہ کے ساتھ شادی کر لو "۔ آج ہمارا معاشرہ اس بات کو برا جانتا ہے کہ عورت بذات ِ خود نکاح کے لئے پیش ہو اس میں اپنی توہین اور حیاداری سمجھتے ہیں حالانکہ دین ِ متین ایک واضح دین ہے جس نے دیگر معاملات کی طرح یہاں بھی ہماری راہنمائی فرمائی ہے بلکہ یہ کہنا بجا ہو گا کہ اس میں کلام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ عورت کا اپنے نکاح کے لئے خود کو پیش کرنا سلف صالحین کے دور میں ہی نہیں ہوا بلکہ ہر زمانے میں اللہ کے نیک بندوں نے اس سنت کو زندہ کیا اسی طرح ایک اور روایت میں ہے ۔** **حضرت سہل۳٥؎  بن سعد الساعدی فرماتے ہیں۔ "ان رسول اللہ ﷺجاءتہ امراۃ فقالت انی وھبت نفسی لک فقامت طویلا فقال رجل یا رسول اللہ فزوجنیھا ان لم تکن لک بھا حاجۃ فقال رسول اللہ ھل معک من القرآن شییء قال نعم فقال رسول اللہ زوجتکھا بما معک من القرآن "۔۳۶؎**

**" کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے خود کو آپ کی بارگاہ میں ہبہ کر دیا وہ خاصی دیر کھڑی رہی اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو ضرورت نہ ہو تو مجھ سے اس کی شادی کر دیجئے رسول اللہ نے فرمایا کیا تمہیں کچھ قرآن یاد ہے اس نے عرض کی جی ہاں فرمایا میں نے تمہارا نکاح اس سے اس مہر کے ساتھ کیا جو تمھیں قرآن یاد ہے "۔**

**تعلیم قرآن کو حق مہر قرار دینا یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے امام ترمذی اس بارے تبصرہ فرماتے ہیں ۔**

**" ھذا حدیث حسن صحیح وقد ذھب الشافعی الی ھذا الحدیث فقال ان لم یکن لہ شیء یصدقھا فتزوجھا علی سورۃ من القرآن فالنکاح جائز ویعلمھا سورۃ من القرآن وقال بعض اھل العلم النکاح جائز ویجعل لھا صداق مثلھا وھو قول اھل کوفہ و احمد و اسحاق"۔۳۷؎**

**"یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اگر کچھ نہ پایا اور قرآن پاک کی سورت پر ہی نکاح کر لیا تو بھی جائز ہے عورت کو قرآن کی سو رتیں سکھا دے ۔ بعض علماء فرماتے ہیں نکاح جائز ہے اور مہر مثل واجب ہو جائے گا ۔ اہل کوفہ ، امام احمد اور اسحاق علیھم الرحمہ کا یہی مؤقف ہے "۔**

معیار رشتہ اور ہمارا معاشرہ

**رشتہ کی تلاش میں معیار دین داری ہونا چاہیے مگر آج ہمارا معاشرہ اپنی حوس سے بھر پور نظر آتا ہے کوئی صورت تو کوئی دولت ،کوئی برادری ،کوئی دنیاوی منصب کو دین داری پر ترجیح دیتا ہے جس کی وجہ سے آج ہر شخص پریشان اور بے سکون نظر آتا ہے کہ دین ِ متین کی تعلیمات کو ہم نے دیوار پے لگا دیا جبکہ دین ِ اسلام نے شکل و صورت ،جاہ و منصب ،براداری کے مقابلےمیں دین داری اور تقویٰ کو ترجیح دی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔**

**"تنکح المراۃ لاربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداک۔"۳۸؎**

**"عورت سے چار وجوہ کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال و دولت کی وجہ سے اور اسکے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اسکے دین کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی"۔ (یعنی آخیر میں تجھ کو ندامت ہو گی)**

**دین ِ اسلام نے میاں بیوی دونوں کے یہ اوصاف بیان کئے ہیں کہ کم از کم دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ان کا طرز زندگی اسلام کے مطابق ہو فاسق معلن نہ ہوں ورنہ مستقبل میں پریشانی کا سامنا کرنا ہو گا مگر بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے عورتوں کی دین داری کا تذکرہ تو کیا جاتا ہے مگر مردوں کو گویا استثنا حاصل ہو جتنی دین داری عورت کے لئے ضروری ہے اتنی ہی مرد کے لئے بھی ضروری ہے آپﷺ نے نیک بیوی کو بہترین متاع دنیا کی قرار دیا ہےرسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔**

**"انما الدنیا متاع ولیس من متاع الدنیا شیئ افضل من المرءۃ الصالحہ "۔۳٩؎**

**"دنیا مکمل طور پر متاع ہے اور بہترین متاع دنیا نیک بیوی ہے" ۔**

**لڑکی تو دین دار ہو مگر اس کا ہونے والا شوہر کوئی فاسق معلن اور بے حیاء ہو تو ایسا نکاح معاشرے کے لئے اذیت کا باعث ہے۔مولانا اشرف علی تھانوی۴٠؎ ایسے نکاح کے بارے لکھتے ہیں۔**

**"بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کتنی ہی ایسی پاکباز نیک لڑکیاں ہیں جو اپنے ماں باپ کے گھر میں عفت و پاکبازی اور شرافت ودینداری اور حیا و باپردگی میں مثال تھیں لیکن وہ شادی کےبعد کسی آزاد گھرانے اور فاسق و فاجر کے نکاح میں چلی گئیں تو اس کے زیرِاثر اس کے بہلانے پھسلانے اور جبرو اکراہ سے آہستہ آہستہ ایسی بے حیا اور آزاد اور بے راہ رو بن گئیں کہ ان کو یہاں نہ فضائل ومکارم کی کوئی قیمت رہی اور نہ ہی عفت و پاکبازی اور شرافت کی کوئی حیثیت رہی۔"۴۱؎**

پیغام ِ نکاح کس کا حق ہے

**معاشرے میں پیغامِ نکاح عموماََ مرد کا حق گردانا جاتا ہے عورت کو پیغامِ نکاح کا حق تو کجا اس سے مشورہ کرنا بلوچی کی توہین اور غیرت کا ملیا میٹ جانا جاتا ہے جو دین اسلام کی تعلیمات کے برعکس ہے کہ دین اسلام نے عورت کو اس بات کا حق دیا ہے کہ وہ اپنی ذات کو کسی مرد پر پیش کر سکتی ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔**

**"قال انس جاءت امراۃ الیٰ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم تعرض علیہا نفسہا قالت یا رسول اللہ الک لی حاجۃ فقالت بنت انس ما اقل حیاءھا واسوءتاہ واسوءتاہ قال ھی خیر منک رغبت فی النبی صل اللہ علیہ وسلم فعرضت علیہ نفسہا"۔۴۲؎**

**" ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے آپ کو (نکاح کے لئے ) پیش کر کے کہنے لگی یا رسول اللہ کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انس کی بیٹی نے کہا کہ وہ کیسی بے حیاء عورت تھی ہائے بے شرمی ہائے بے شرمی تو انس نے ان سے کہا وہ تجھ سے بہتر ہے کہ ان کو نبی کریم ﷺ سے رغبت تھی اور انہوں نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے لئے پیش کیا۔"**

**جس طرح عورت کو دین ِ متین نے حق دیا اسی طرح مرد کو بھی نکاح کا پیغام دینے کا حق دیا گیا ہے ارشاد ِ خداوندی ہے**

**"ولا جناح علیکم فیما عرضتم بہ من خطبۃ النساء او اکننتم فی انفسکم"۔۴۳؎**

**"اور تم پر اس میں کوئی حرج نہیں اگر تم (عدت والی عورتوں کو )اشارہ کنایہ سے نکاح کا پیغام دو یا اپنے دلوں میں چھپا ؤ "۔**

 **اسی آیت کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔**

**"یقول انی ارید التزویج ولو ددت انہ تیسر لی امراۃ صالحۃ وقال القاسم** ۴۴**؎یقول انک علی کریمۃ وانی فیک لراغب وان اللہ لسائق الیک خیرا او نحو ھذاوقال عطاء** ۴۵؎**یعرض ولا یلوح یقول ان لی حاجۃ وابشری وانت بحمداللہ نافقۃ وتقول ھی قدا سمع ما تقول ولا تعد شیئا ولا یواعد ولیھا بغیر علمھا "۔۴۶؎**

**"وہ کہے میرا نکاح کا ارادہ ہے اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی صالح عورت میسر آ جائے قاسم نے فرمایا وہ عورت سے کہے تم میری نظر میں بہت اچھی ہو اور میرا میلان تمہاری طرف ہے اور اللہ تمھیں بھلائی پہنچائے گا یا اسی طرح کے جملے کہے عطا بن رباح نے فرمایا تعریض و کنایہ سے کہے صاف صاف نہ کہے مثلاََ کہے کہ مجھے نکاح کی ضرورت ہے اور تمھیں بشارت ہو اور تم اللہ کے فضل سے کھری ہو اور عورت اس کے جواب میں کہے کہ تمہاری بات میں نے سن لی ہے بصراحت کوئی وعدہ نہ کرے ایسی عورت کا ولی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے۔"**

منگیتر کو دیکھنے میں شرع کا حکم

**دین ِ اسلام ایک مکمل ضابطہ ِ حیات ہے جس میں شعبہ ہائے زندگی کے کسی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا جس لڑکی سے نکاح کا اردہ ہو یا جس سے منگنی کی بات چیت چل رہی ہو تو دین اسلام نے اس لڑکی کو ایک نظر دیکھنے کی اجازت دی ہے تاکہ بعد میں میاں بیوی کو کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئے اور وہ مطمئن ہو کر زندگی گزاریں ۔بلوچ قبائل جو اس ترقی یافتہ دور کے باسی ہوکر بھی وہی پرانی رسومات پر عمل پیر انظر آتے ہیں اور لڑکی کو ایک نظر دیکھنا بر اجانتے ہیں اور اس کو دیکھنے کی بالکل بھی اجازت نہیں دیتے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ**

**"قال رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم اذا خطب احدکم المراۃ فان استطاع ان ینظر الیٰ ما یدعوہ الیٰ نکاحھا فلیفعل قال فخطب جاریۃ فکنت اتخبا لھا حتیٰ رایت منھا ما دعانی الیٰ نکاحہاوتزویجہا فتزوجھتہا"۔۴۷؎**

**"جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو پھر اسے چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو نکاح کے ارادے کی وجہ سے اس کو دیکھ لے جو اسے اس سے نکاح کی طرف راغب کر رہی ہے راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایک لڑکی کو پیغام بھیجا تو پھر میں اسے چھپ چھپ کر دیکھتا تھا یہاں تک کہ میں نے وہ بات دیکھ ہی لی جس نے مجھے اس کے نکاح کی طرف راغب کیا تھا چنانچہ پھر میں نے اس سے شادی کر لی۔"**

**اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں ۔**

**"قال رسول اللہ ﷺ اذا خطب احدکم المراۃ فان استطاع ان ینظر الیٰ ما یدعوہ الیٰ نکاحھا فلیفعل "۔۴۸؎**

**" کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اگر وہ نکاح کی طرف مائل کرنے والی چیز دیکھ سکتا ہو تو دیکھ لے ۔"**

**امام طحاوی ۴٩؎ اس بحث کے تحت لکھتے ہیں ۔**

**"قال ابو جعفر ففی ھذہ الاٰثار اباحۃ النظر الیٰ وجہ المراۃ لمن اراد نکاحھا فذھب الیٰ ذلک قوم "۔۵٠؎**

**"امام ابو جعفر فرماتے ہیں جوشخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو یہ آثار عورت کے چہرے کی طرف دیکھنے کو جائز قرار دیتے ہیں یہی بعض علما ء کا بھی قول ہے "۔**

**اس سے معلوم ہوا نکاح کے ارادے سے منگیتر کو دیکھنا جائز بلکہ مستحب ہے مگر اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بغیر نکاح کے ارادے سے دیکھنا حرام ہے اسی طرح منگنی کے بعد ا س لڑکی سے بات چیت یا ملاقات کرتے رہنا وہ اب تک غیر محرم ہے اور غیر محرم سے ملاقات اور بات چیت کرنا حرام ہے اور باعث عذاب نار ہے ارشاد خداوندی ہے ۔**

**"محصنٰت غیر مسفحٰت ولا متخذات اخدان "۔۵۱؎**

**" وہ عفیفہ ہوں کہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں اور نہ درپردہ دوستی کرنا چاہیں "۔**

منگنی کے موقع پر شیرینی

 **منگنی کے موقع پر مٹھائی یا کسی بھی میٹھی چیز سے منہ میٹھا کیا جاتا ہے یا کسی حد تک دنبہ یا بکرا ذبح کر کے قریبی لوگوں کو کھلا دیا جاتا ہے منگنی کے موقع پر یہ اقدامات کرنا کوئی حرام کام نہیں مگر غیر ضروری اقدامات ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ گھمبیر مسائل کا شکار ہوتا جا رہا ہے اسی بارے مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔**

**"غرض یہ سب خرافات واجب الترک ہیں بس ایک کارڈ سے یا زبانی گفتگو سے پیغام نکاح ادا ہو سکتا ہے ۔جانب ثانی اپنے طور پر ضروری امور کی تحقیق کر کے جب اطمینان ہو جائے ایک کارڈ یا زبانی وعدہ کر سکتا ہے ۔ لیجئے منگنی ہو گئی اگر استحکام کے لئے رسمیں برتی جاتی ہیں تو اول کسی مصلحت کے واسطے معاصی کا ارتکاب جائز نہیں۔"۵۲؎**

**دینِ اسلام نے ہمیشہ میانہ روی کا حکم دیا خوشی یا غم دونوں کی حدیں بیان کر دی گئی ہیں اب جو ان حدوں سے تجاوز کرے گا تو وہ خوشی یا غم میں معاصی کا ارتکاب کر رہا ہے جو کہ نا جائز ہے ۔علاوہ ازیں منگنی کوئی لازمی عنصر نہیں کہ دور نبوت ﷺ میں اس کا کوئی رواج نظر نہیں آتا یعنی اس وقت کوئی باقاعدہ تقریب وغیرہ نہیں ہوتی بلکہ صرف طرفین کی رضا مندی اور نسبت طے ہو جانے کے بعد مزید کوئی تقریب منعقد نہیں کی جاتی آپ ﷺ نے منگنی کو سادگی سے اپنا کر نکاح کا راستہ اختیار فرمایا یہ منگنی کی تقریب یعنی بے خرافات بعد کی ایجاد ہے جسے منعقد کرنا یا نہ کرنا**

**انسان کی اپنی مرضی ہے اب اگر کوئی منگنی کا اہتمام نہیں بھی کرتا تو معاشرہ اس پر الزام تراشی کا حق نہیں رکھتا بلکہ اس پر الزام تراشی خود باعث گناہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔**

**"قال اجتنبو السبع الموبقات قیل یا رسول اللہ وماھن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل مال الیتیم واکل الربا والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات"۵۳؎**

**"آپ علیہ السلام نے فرمایا سات تباہ کن گناہوں سے بچو پوچھا گیا کون سے ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک ،جادو،ناحق قتل کرنا ، یتیم کا مال کھانا،سود کھانا، لڑائی کے دن دشمن کو پشت دکھانا، اور پاک دامن و بے خبر عورتوں پر الزام تراشی کرنا"۔**

منگنی طے کرنے میں کفو کی حیثیت

**کفو کے لغوی معنیٰ برابر مساوی ہمسر اور جوڑ کے ہیں جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ عورت مرد جن کا نکاح باہم مقصود ہے وہ معاشرت اور سوسائٹی کے لحاظ سے ہم مرتبہ اور ہم درجہ ہوں تاکہ میاں بیوی میں باہم خوشگوار تعلقات قائم رہیں کفو کے یہ معنیٰ ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح ،عورت کے اولیاء کے لئے باعث ننگ وعار ہو کفاءت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں اور کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے نسب،اسلام ، حرفہ (پیشہ)،حریت(آزاد ہونا) دیانت اور مال ۔۵۴؎**

**جسے بلوچستان میں رہنے والی اکثریت اور بلوچ قبائل کسی خاطر میں نہیں لاتے جس کی وجہ سے بعد میں ان کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے بنیادی وجہ دین اسلام کو نظر انداز کرنا جس کی وجہ سے آج یہ امت کسی بھی طرح اپنی زندگی سے مطمئن نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔**

**"** **تنکح النساء لاربع لمالھا و لحسبہا و لجمالھا و لدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداک"۔۵۵؎**

**"کہ عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے ۔اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصلکر اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی(یعنی اخیر میں ندامت ہو گی)۔"**

**علامہ ابو الحسن ۵۶؎ علی بن خلف ابن بطال القرطبی المالکی کفو کے بارے بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔**

**"اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ کفو میں کیا معتبر ہے امام مالک نے کہا کفو کا اعتبار صرف دین میں ہے اور کسی چیز میں نہیں اور**

**تمام مسلمان ایک دوسرے کے کفو ء ہیں اور یہ جائز ہے کہ عربی اور آزاد شدہ غلام قرشی عورت سے شادی کر لے حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں کس مسلمان عورت سے اپنا نکاح کروں اور کس مسلمان سے اپنی بیٹی کا نکاح کروں اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ تمام قریش ایک دوسرے کے کفو ہیں اور تمام عرب ایک دوسرے کے کفوء ہیں اور کوئی عرب قریش کا کفوء نہیں ہے اور نہ ہی کوئی آزاد کردہ غلام عرب کا کفوء ہے امام شافعی نے کہا غیر کفو ء میں حرام نہیں ہے لیکن میں اس نکاح**

**کو ہر حال میں مسترد کروں گا یہ لڑکی کے اولیاء کی لڑکی کے ساتھ تقصیر ہے اگر کوئی لڑکی خود غیر کفو ء میں نکاح کر لے اور لڑکی اور اس کے تمام اولیاء اس نکاح پر راضی ہوں تو یہ نکاح جائز ہے کیونکہ یہ ان کا حق تھا جو انہوں نے ترک کر دیا اور اگر لڑکی کے اولیاء میں کوئی ایک بھی اس نکاح پر راضی نہ ہو اسے اس نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار ہے اور امام ثوری** ۵۷**؎نے کہا کہ جب آزاد شدہ غلام عربی عورت سے نکاح کر لے تو ان میں تفریق کر دی جائے گی اور وہ اس میں سختی کرتے تھے ۔" ۵۸؎**

**احتیاطا ََ میاں بیوی دونوں کی طبیعت اور مزاج میں مناسبت ہونی چاہئے ورنہ دونوں کی زندگی خاص طور پر عورت کی زندگی نہایت تلخ بلکہ جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے دین فطرت جس نے فطرت کو ہر لحاظ سے مدنظر رکھا نکاح میں کفو کی حساسیت کو بھی ملحوظ نظر رکھا گیا ہے کہ عموماََ موحول اور طرز معاشرت کے اختلاف سے مزاج اور عادت میں اختلاف ہو جاتا ہے احناف کے نزدیک ان سب چیزوں میں سوائے دین کے برابر ی لازمی نہیں ہے صرف دین کو ہی تر جیح حاصل ہے اکثر اہل ِ علم کا یہی قول ہے کہ کفوء نکاح کے لئے شرط نہیں ہے جیسا کہ علامہ ابن قدامہ ۵٩؎ اس بارے لکھتے ہیں۔**

**"حضرت عمر ، عبد اللہ بن مسعود،عمر بن عبد العزیز،عبید بن عمیر،حماد بن ابی سلیمان،ابن سیرین،امام مالک،امام شافعی اور فقہائے احناف کی یہی نظریہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" ان اکرمکم عند اللہ اتقکم "(الحجرات۴٩:١۳) تم میں سے سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک مکرم وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ بنت قیس (قرشیہ )کو حکم دیا کہ وہ حضرت اسامہ بن زید سے نکاح کر لیں اور حضرت زینب بنت جحش اسدیہ**۶٠؎ **کا نکاح آپ ﷺ نے زید بن حارثہ سے کر دیا حالانکہ وہ آپ کی پھوپھی زاد بہن تھیں اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود نے اپنی بہن سے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم صرف مسلمان سے نکاح کرو خواہ وہ گورا رومی ہو یا کالا حبشی نیز کفوء کی وجہ سے عورت اس کے ولی یا دونوں کے نکاح کرنے کاحق اور اختیار ختم نہیں ہوتا اس لئے جس طرح عیب سے بری ہونا نکاح میں شرط نہیں ہے اسی طرح کفو بھی نکاح میں شرط نہیں ۔"۶١؎**

**اگر بالغہ عورت نے غیر کفو میں نکاح کر بھی لیا تب بھی احناف کے نزدیک نکاح ہو جائے گا لیکن بچے کی پیدائش سے قبل ولی کو حق اعتراض حاصل رہے گا اس کے بعد نہیں ہو گا جبکہ کفو کا ااطلاق صرف مرد پر ہوتا ہے کہ مرد عورت کا کفو ہو اور عورت کا مرد کا کفو ہونا ضروری نہیں ہے اسی طرح مرد و عورت غیر کفو میں با ہمی رضامندی سے نکاح کریں**

**تب بھی جائز ہے ارشاد خداوندی ہے ۔**

**"واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغو باموالکم محصنین غیر مسفحین"۔۶۲؎**

**" اور ان کے سوا (سب عورتیں ) تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں تاکہ تم اپنے اموال کے ذریعے طلب نکاح کرو پاکدامن رہتے ہوئے نہ کہ شہوت رانی کرتے ہوئے"۔**

**اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کلمہ( ما )عموم کا استعمال فرما کر بتا دیا کہ مذکورہ حرام کردہ عورتوں کے علاوہ سب حلال ہیں اس میں کفو اور غیر کفو کی کوئی تخصیص نہیں ۔۶۳؎**

سادات و غیر سادات کے نکاح کی شرعی حیثیت

**کفو میں سید اور غیر سید کی بحث کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے اس بارے علماء کرام کا اختلاف ہے آیا سید غیر سید کا کفو بن سکتا ہے یا نہیں چنانچہ اس بارے یہ حقیقت قابل تحقیق ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیوں کا نکاح حضرت عثمان سے کیا حالانکہ حضرت عثمان اموی تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سید کا نکاح غیر سید سے جائز ہے ۔۶۴؎**

**احناف کے نردیک قریش کے تمام قبائل ایک دوسرے کا کفو ہیں جبکہ امام شافعی کے نزدیک ہاشمی مطلبی کا کفو کوئی دوسرا قبیلہ نہیں ہو سکتا امام شافعی کے نزدیک بھی اپنا حق ساقط کر کے غیر کفو میں کسی مصلحت کے تحت نکاح کرنا جائز ہے جیسے حضرت عثمان اموی تھے اور رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیوں کا کفو نہیں تھے اس کے باوجود آپ**

**ﷺنے اپنی صاحبزادیوں کا یکے بعد دیگرے ایک اموی سے عقد کر دیا حضرت عثمان اپنے تمام تر فضائل کے باوجود آپ ﷺ کی صاحبزادیوں کا کفو نہ تھے لیکن آپ ﷺ نے انسانیت کا پرچم بلند کرنے کے لئے اور امت کے لئے اسوہ قائم کرنے کی خاطر حضرت عثمان سے نکاح کر دیا ۔۶۵؎**

**اسی طرح مالکیہ کے نزدیک بھی غیر کفو میں نکاح منعقد ہو جائے گا جیسا کہ امام عبد الوھاب**۶۶؎ **شعرانی نے لکھا کہ**

**"ومن ذالک قول الائمہ الثلاثہ انہ اذا اتفق الاولیاء المراۃ علی نکاح غیر کفاء صح مع قول احمد انہ لا یصح"۔۶۷؎**

**" ائمہ ثلاثہ کا قول یہ ہے کہ جب لڑکی اور اس کے اولیاء راضی ہوں تو غیر کفو میں نکاح صحیح ہے اور امام احمد کے قول میں صحیح نہیں ہے"۔**

**اصح قول کے مطابق امام احمد سے دوسرا قول بھی مروی ہے جو غیر کفو میں نکاح کے جواز پہ ہے اس بحث سے معلوم ہوا کہ سادات کا غیر سادات سے نکاح جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ لڑکی کے اولیاء بھی راضی ہوں ۔**

قبل از پیدائش نکاح کا شرعی حکم

**زمانہ جاہلیت میں نکاح کی کئی صورتوں میں سے ایک صورت یہ بھی موجود تھی کہ بچی کے پیدا ہونے سے قبل ہی اس کا رشتہ طے کر دیا جاتا جس کو زمانہ جاہلیت کی ایک بدترین رسم قرار دیا جا سکتا ہے پیدائش سے قبل نکاح کی حرمت مذکوہ حدیث ِ پاک سے واضح ہوتی ہے سارہ ۶۸؎ بنت مقسم فرماتی ہیں ۔**

**"قالت خرجت مع ابی فی حجۃ رسول اللہ فرءیت رسول اللہ ﷺفدنا الیہ ابی وھو علیٰ ناقہ لہ فوقف لہ واستمع منہ و معہ درۃ کدرۃ الکتاب فسمعت الاعراب والناس وھم یقولون الطبطبیۃ الطبطبیہ الطبطبیہ فدنا الیہ ابی فاخذ بقدمہ فاقر لہ ووقف علیہ واستمع منہ فقال انی حضرت جیش** ۶٩؎**عثران قال ابن المثنیٰ جیش غثران فقال طارق بن المرقع** ۷٠؎ **من یعطیررمحا بثوابہ قلت وما ثوبہ قال ازوجہ اول بنت تکون لی فاعطیتہ رمحی ثم غبت عنہ حتی علمت انہ قد ولد لہ جاریۃ وبلغت ثم جئتہ فقلت لہ اھلی جھزھن الی فحلف ان لا یفعل حتیٰ اصدقہ صداقا جدیدا غیر الذی کان بینی و بینہ وحلفت لا اصدق غیر الذی اعطیتہ فقال رسول اللہ ﷺ وبقرن ای النساء ھی الیوم قال قد رات القتیر قال اری ان تترکھا قال فراغی ذلک ونظرت الی رسول اللہ ﷺ فلما رای ذلک منی قال لا تاثم ولا یاثم صاحبک "۔۷١؎**

**" میمونہ بنت کردم کو فرماتے سنا کہ میں بمع والد صاحب آپﷺ کے حج میں گئی میرے والد آپ ﷺ کے قریب گئے آپ ﷺاونٹنی پر سوار تھے اور وہ آپ کے پاس کھڑے ہو گئے اور آپ کی باتیں سننے لگے آپ ﷺ کے پاس معلموں کے درے کی طرح ایک درہ تھا میں نے بدوؤں نیز دیگر لوگوں کو کہتے ہوئے سنا کہ تھپتھپانے سے بچو ، تھپتھپانے سے بچو ،تھپتھپانے سے بچو میرے والد نے آپ کے قریب جا کر آپ کے پاؤں پکڑ لئے آپ کی نبوت کا اقرار کیا اور آپ کی بات کو غور سے سنا پھر کہنے لگے یا رسول اللہ میں جیش عثرانمیں شریک ہوا ابن مثنی کی روایت میں جیش عثران کے بجائے جیش غثران ہے طارق بن مرقعنے کہا اس کے بدلے میں مجھے نیزہ کون دے گا تو میں نے کہا اس کا بدلہ کیا ہو گا طارق نے کہا اس کے عوض جو میری پہلی لڑکی ہو گی میں اس کا نکاح ا س آدمی سے کر دوں گا جو مجھے نیزہ دے گا چنانچہ میں نے اپنا نیزہ اس کو دے دیا اورچلا گیا کچھ عرصے بعد میں نے سنا طارق کے ہاں لڑکی کی پیدائش ہوئی اب وہ جوان بھی ہو گئی میں طارق کے پاس گیا اور کہا میری بیوی کی رخصتی کر دو اس نے قسم کھائی کہ میں اپنی بیٹی کبھی بھی تمھیں نہیں دونگا جب تک تم اس حق مہر کے علاوہ نیا حق مہر نہ دو جو ہمارے مابین طے ہو چکا تھا چنانچہ اس نے بھی قسم کہا لی کہ میں کچھ بھی نہیں دونگا آپ ﷺ نے فرمایا اس لڑکی کو جانے دو میں اس بات سے گھبرا گیا جب آپ ﷺ نے میری حالت دیکھی تو فرمایا نہ تم گنہگار ہو اور نہ تمھارا صاحب گنہگا ر ہو گا ۔"**

**ایسی منگنی جو فریقین کی رضا مندی کے بغیر کی جائے اسی طرح وہ ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں یا ان میں سے ایک راضی نہ ہو مگر اس کے باوجود گھر کے سربراہ اپنے رشتے بر قرار رکھنے کی خاطر اپنی اولاد کو جبرََا ایسے نکاح پہ مجبور کرتے ہیں پیدائش سے قبل منگنی کر دینا جس میں سراسر فریقین کی حق تلفی ہے انسان کی پیدائش سے قبل ہی ان کا فریق چننا یہ رشتہ نہیں خسارے کی سودہ ہ بازی ہے یہ انسان ہیں کوئی جانور نہیں جو برابر ہو جائے رشتہ کر لیا جیسا کہ ماقبل میں ذکر ہو چکا کہ شریعت مطہرہ نے مردو عورت کو اپنا فریق چنے کا حق دیا ہے تو یہ معاشرہ اس کا حق چھیننے کی جسارت کیوں کر کرتا ہے آج ہمارا معاشرہ پھر سے ان جاہلی رسومات کے شکنجے میں پھنس ہو چکا ہے حالانکہ دین ِ متین کی واضح ہدایات اس بارے ملتی ہیں اور آپ ﷺ کی تشریف آوری نے ان تمام فرسودہ رسومات کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جو معاشرے کی فلاح و بہبود اور ترقی میں رکاوٹ تھیں ۔**

وٹہ سٹہ کا شرعی حکم

**وٹہ سٹہ زمانہ جاہلیت کی ہی ایک قسم ہے جس کو نکاح شغار کی مثل کہا جاتا ہے اس بارے فقہاء کرام کی آرا عموما ََ ایک ہیں تمام فقہاء نکاح شغار کی حرمت کے قائل ہیں نکاح شغار یہ ہے بغیر حق مہر کے جانبین دو لڑکیوں کا تبادلہ بغیر حق مہر کے کریں چنانچہ امام شافعی ،امام مالک، امام احمد اور احناف کے نزدیک نکاح شغار کی حرمت قطعی ہے دلیل یہ حدیث پاک ہے ۔**

**"ان رسول اللہ ﷺ نھی عن الشغار"۔۷۲؎**

**آپ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا البتہ احناف کے نزدیک مہر مثل کی صورت میں نکاح منعقد ہو جائے گا اور حق مہر مہر مثل قرار دیا جائے گا اور حنبلی علماء دونوں صورتوں میں اس کے عدم جواز کے قائل ہیں ہمارے معاشرے میں نابالغ لڑکا اور لڑکی کی منگنی ماموں زاد، چچا زاد یا خالہ زاد کے ساتھ طے کر دی جاتی ہے اسی طرح معمر باپ کسی کی بیٹی یا بہن کا رشتہ لے کر اس کے بدلے اپنی نا بالغ لڑکی کا رشتہ طے کر دیتا ہے ایک لڑکی دوسری کا عوض بن جاتی ہے ۔ ۷۳؎**

**دین اسلام نے اس کو انتہائی مکروہ جانا ہے ۔لہذا بہتر یہ ہے کہ اولیاء اپنے بچوں کے رشتے بچپن یا لڑکپن میں طے نہ کریں تاکہ بعد میں لا متناہی مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے اسلامی ریاست میں ایسے سماجی معاملات پر گہری نظر ہونی چاہئے اور ان مسائل پر قابل گرفت سزا مقرر کی جائے ان بے تکی رسومات کو جڑ سے اکھاڑنا وقت کی اشد ضرورت ہے ورنہ یہ معاشرہ روز پستی کی کھائی میں گرتا نظر آئے گا یہ ایک ہندوآنہ رسم بھی ہے جس کو مسلمانوں نے پھر سے اختیار کر لیا کہ ہندوؤں میں اس کی تین اقسام ہیں ۔(١)آہمو سامنا۷۴؎ (۲) ترنیچ یا تہرا لینؔ (۳) چوبنچ یا چوہرالین دین ؔ ان تمام اقسام میں ہندو اکھٹے ہوتے ہیں اور آپس میں ہی رشتے طے کرتے ہیں ان کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے لڑکی کا ولی لڑکے کے سر پر گڑ یا پھل رکھتا ہے جس سے لڑکی کا رشتہ طے کر دیا ہے پھر اس پر برہمن گوتر چارؔ پڑھتا ہے گڑ یا پھل گھر جا کر تقسیم کر دیتے ہیں بعض اوقات وٹہ سٹہ کو آہمو سامنے اور بعض جگہ ترین وتنی ؔ یعنی بالواسطہ تبادلے کے برعکس بلا واسطہ رشتے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور بعض جگہ تہاڑتھ ؔ  کہتے ہیں اسی طرح بعض جگہوں میں بٹے ؔکا بیاہ**

**اور کبھی بادھے کا بیاہ  ؔ بھی کہتے ہیں جس میں عموماََ کوئی چھوٹی سی بچی جو نا بالغ ہوتی ہے کسی بڑی کے ساتھ تبدیل کی جاتی ہے اس کے بدلے میں بڑی لڑکی دینے والوں کو عمر میں فرق کی وجہ سے رقم دینا پڑتی ہے ۔۷۵؎**

**وٹہ سٹہ بلوچ قبائل میں عام رسم اختیار کر چکاہے جس کے بغیر رشتے کا طے ہونا ایک مشکل امر ہے ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بلوچ قبائل بیٹے کے رشتے کے لئے بیٹی یا بہن کو بچا کر رکھتے ہیں یعنی جتنے بیٹے ہیں اتنی بیٹیاں ہوں تاکہ ادلے کا بدلہ آسان رہے اور ان کے رشتے طے ہو جائیں اور جہاں بیٹی اور بہن نہ ہو تو اس فریق کو بھاری رقم یا بھاری جہیز یا اپنے پیٹ کی لڑکی (جو اب تک اس دنیا میں نہیں آئی )بدلے میں دینی ہو گی تو رشتہ طے ہو گا یہ ایک قسم کی غیر ضروری ذہنی ہم آہنگی ہے جس میں لڑکا لڑکی نہ چاہتے ہوئے اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے وہ ایک دوسرے سے**

**نفرت کرتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اور ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے اگر دوسرا**

**جوڑا خوش ہو بھی تو فریق مخالف جوڑے کی وجہ سے کافی متاثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے دونوں جوڑے ساری زندگی کے لئے لا حاصل بحث میں پھنس جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں لڑکی گھر چھوڑ کر والدین کے گھر چلی جاتی ہے یا شوہر کے ساتھ رہتے ہوئے اپنی موت کو پکار رہی ہوتی ہے اور اس کا شوہر دوسری شادی رچا لیتا ہے کیونکہ بلوچ قبائل میں طلاق کو نا پسند کیا جاتا ہے لیکن گزرتے ایام کے ساتھ طلاق کے وقوع میں بھی آہستہ آہستہ اضافہ ہو رہا ہے ۔۷۶؎**

خلاصہ بحث

**١۔ ہندوؤں کی باقیات کا اثر مسلمانوں کی تہذیب میں نظر آتا ہے بلوچستان میں اسلام کی آمد دور ِ خلفائے راشدین میں ہو چکی تھی اس سے یہ واضح ہوتاہے کہ یہاں کے باسی ابتداََ مسلمان تھے مگر غیر اقوام کی زیر دستی ان پر غالب رہی یہاں تک کہ آج بھی مسلمان دوسری اقوام کی نقالی کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں حالانکہ اسلامی تعلیمات میں دین اسلام کو ہی سیدھا اور اللہ کا پسندیدہ دین قرار دیا گیا ہے لہذا ہندوآنہ تہذیب ورسومات سے چھٹکارا حاصل کیا جائے ۔**

**۲۔ قبائلی رسومات جو حسن و قبح کا مجموعہ ہیں یعنی شرعاََ تو ان کی ادائیگی کا حکم ہے بلوچ معاشرہ ان کی ادائیگی میں بھی کوئی کوتاہی نہیں کرتا مگر ان رسومات میں توہم پرستی اور غیر شرعی رسومات کی ملاوٹ کی وجہ سے حسن کو قبیح کرنے کی دین اسلام اجازت نہیں دیتا لہذا وہ رسومات جن میں خرافات کی ملاوٹ ہو چکی ان کی اصلاح کی جائے جیسے نکاح کو اپنی برادری میں لازمی جاننا اگرچہ برادری میں دین اسلام رشتے سے منع نہیں کرتا مگر یہاں نہ ہونے کی صورت میں بہن بیٹی کو سالوں سال بٹھائے رکھنا غیروں میں رشتہ نہ کرنا ایک معیوب عمل ہے وٹہ سٹہ اگرچہ اسلامی تعلیمات میں جائز ہے مگر خارجی برائیوں کی وجہ سے شرع نے اسے ناپسند قرار دیا ہے بلوچ معاشرہ کا وٹہ سٹہ کے بغیر رشتہ نہ کرنا ایک برا اور معیوب عمل ہے لہذا اس سے جلد نجات حاصل کی جائے اور وسعت نظری کا مظاہرہ کرنا چاہئے ۔**

**۳۔ وہ رسومات جو اسلامی تعلیمات کے برعکس ہیں ان کا ترک کرنا من کل الوجوہ ضروری ہے جیسے بلوچ قبائل میں قبل از پیدائش منگنی کر دینا جس میں بچوں کی رضامندی کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا جاتا لہذا ایسے رشتوں سے فی الفور نجات حاصل کی جائے۔**

**۴۔ہر وہ رسم جس میں کوئی شرعی قباحت ہو وہ رسم مہذب معاشرے کے لئے کبھی بھی سود مند نہیں ہو سکتی کہ دین اسلام فطری دین ہے لہذا اصول دین پر عمل پیرا ہونے میں ہی ہماری بہتری ہے جس کے تمام احکام فطرت سلیمہ پر مبنی ہیں تاکہ معاشرہ بھلائی اور بہتری کی طرف گامزن ہو سکے ۔**

حوالہ جات و حواشی

**۱ ۔ضلع بارکھان صوبہ بلوچستان کا ایک شمالی ضلع ہے جس کی سرحد پنجاب ڈیرہ غازی خان سے ملتی ہے دیکھئے ماہنامہ بلوچی دنیا،ملتان،۱٩٩۸،ص۲۳**

**۲۔حسنی بلوچ قبیلہ جو بارکھان ، دکی اور سبی میں رہائش پذیر ہے۔ دیکھئےگل بہار،ہتو رام، بلوچی اکیڈمی،کوئٹہ،۲٠١۴ء،ص ۳٠۲ ،۳٠۳**

**۳۔منگڑاں کھیترانی زبان کا لفظ ہے جس سے مراد منگنی ہے ۔ بمشاہدہ بندہ خود راقم کی اپنی زبان بھی یہی ہے۔**

**۴۔انٹرویو، استادعبد الرحمن**۱؎**، غلام نبی حسنی** ۲؎**،بمقام رڑکن ،وقت ۳٠:٦،۱۸/٠۷/۲٠١٩**

**۵۔ارجائی کھیترانی زبان کا لفظ ہے جس سے مراد قبل از پیدائش لڑکی یا لڑکے کی منگنی کر دینا۔ بمشاہدہ بندہ خود راقم کی اپنی زبان ہے**

**۶۔ انٹرویو، علامہ شاہ زمان حسنی**۳؎ **، موسی خان** ۴  **؎ ،بمقام رڑکن،وقت۳٠:١١،۲۲/٠۸/۲٠١٩**

**۷۔** **وٹا ندرا کھیترانی کا لفظ ہے جس سے مراد وٹے سٹے کا رشتہ قائم کرنا ۔ راقم کی اپنی زبان کھیترانی ہے۔**

**۸۔ القرآن الحکیم، الروم ۲١:۲١**

**٩۔ انٹرویو،حاجی محمد گل** ۵**؎،غلام نبی ،بمقام رڑکن ،وقت ٠٠:۵،٠۵/١٠/۲٠١٩**

**١٠۔کھیتران بلوچ قبیلہ ہے جو بارکھان اور وہوا میں رہائش پذیر ہے ۔دیکھئے بلوچ قوم تاریخی واقعات اور حقائق ،پائلٹ ایجوکیشنل پروڈکٹس ،لاہور ،۲٠٠٥ء،ص١۴٦،۱۴۷**

**١١۔ انٹرویو،علی گل کھیتران** ۶**؎  (وگہ) ، نور جان**۷؎ **کھیتران، بمقام کوئٹہ، ،وقت ۳۲:١٠،٠٩/٠۱/۲٠۲٠**

**١؎ استاد عبد الرحمن ہائی سکول بستی عظیم خان رڑکن میں سینئر جی وی ٹی ٹیچر ہیں ۔**

**۲؎ غلام نبی حسنی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کوئٹہ سے سپرنٹینڈینٹ ریٹائر ہوئے ہیں۔**

**۳؎ علامہ شاہ زمان صاحب حافظ قرآن اور مدرسے سے فارغ التحصیل ہیں علاوہ ازیں رڑکن اسکول میں عربک ٹیچر ہیں۔**

 **۴؎ موسٰی خان حسنی رڑکن سکول میں انگلش ٹیچر ہیں ۔**

**۵؎ حاجی محمد گل ہائی سکول بستی عظیم خان میں سینئر انگلش ٹیچر ہیں ۔**

 **۶؎ علی گل کھیتران بارکھان کے باشندے قوم کھیتران سے تعلق ہے اسکول میں ایس ایس ٹی ٹیچر ہیں۔**

 **۷؎ نور جان کھیتران ذکریانی پھلی سے ان کا تعلق ہے کاشت کاری ان کا پیشہ ہے۔**

**١۲۔ بزدار بھی ایک بلوچ قبیلہ ہے جوضلع بارکھان میں بار ہ ہزار کے لگ بھگ کی تعداد میں رہائش پذیر ہے ۔** **انٹرویو، طارق** ١؎ **بزدار،بمقام بارکھان ،وقت۳۷:١٠،٠۲/٠۱/۲٠۲٠**

**١۳۔پوچھن سے مراد دوپٹہ ہے ۔ انٹرویو، خان محمد**۲**؎  بزدار ،بمقام راڑہ شم ،وقت۳۷:١٠،٠۲/٠۱/۲٠۲٠**

**١۴۔ گنڈھ سے مراد دولھے کی پگڑی دلھن کی چادر سے باندھنا ۔ ایضاََ**

**١٥۔مینڈھی جب دلھن کو گھر لاتے ہیں تب اس کو ایک دنبہ ، بکرا دیا جاتا ہے اسے مینڈھی کہا جاتا ہے ۔ ایضاََ**

**١۶۔ انٹرویو، خان محمد بزدار** ، **طارق بزدار،بمقام راڑہ شم ،وقت۳۷:١٠،٠۲/٠۱/۲٠۲٠**

**١۷۔مری بلوچوں کا ایک قبیلہ ہے ۔ دیکھئے، تاریخ بلوچ و بلوچستان ، لاہور،مشتاق بک کارنر، ۲٠۱۱ء،ص ۵۱۸**

**۱۸۔ انٹرویو، شاہ محمد مری** ۳؎ **، سفر خان مری**۴**؎،بمقام کوئٹہ ،وقت٠٠:۷،۱۸/۱۱/۲٠۱٩**

**١٩۔** **لڑکی نہ ہوئی تو جب بھی لڑکی پیدا ہو گی یا بھائی وغیرہ کی بیٹی مدمقابل میں بیاہ دی جاتی ہے۔**

**۲٠۔ انٹرویو، مولانا قمر الزمان**٥؎ **،** **حاجی میر خان حسنی** ۶**؎ بمقام رڑکن، وقت ۵٠ :١١،۲۵/٠٩/ ۲٠١٩**

**۲١۔ بریدہ نام ابو عبد اللہ کنیت ہے آپ نے زمانہ ہجرت میں اسلام قبول کیا یزید کے عہد حکومت میں ٦۳ھ میں وفات پائی ۔دیکھئے سیر صحابہ،شاہ معین الدین ندوی ،ج ۲ ص ۴٩٥،دارالاشاعت ، لاہور، ۲٠٠۴**

**۲۲ ۔ ابن ماجہ،ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ ، کتاب النکاح،باب من زوج ابنتہ وھی کارھۃ،مترجم عبد الحکیم خاں ، ١/٥۲٥ فرید بک اسٹال ،لاہور ، ١٩۸۲**

**١؎ طارق بزدار ڈی سی آفس بارکھان میں ملازم ہیں**

**۲؎ خان محمد بزدار راڑہ شم کے رہائشی قوم بزدار سے انکا تعلق ہے ۔**

**۳؎ ڈاکٹر شاہ محمد مری آپ قوم بلوچ کے مایہ ناز مؤرخ اور ادیب ہیں علاوہ ازیں ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔**

 **۴؎ سفر خان مری کوئٹہ کےہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ڈرائیور ہیں۔**

 **٥؎ مولانا قمر الزمان صاحب عالم دین مدرسہ سے فارغ التحصیل ہیں رڑکن میں رہائش پذیر ہیں۔**

 **۶؎ حاجی میر خان حسنی وادی رڑکن ان کا مسکن اور زارعت میں بیلدار ملازم ہیں**

**۲۳۔خنساء لقب اصل نام تماضر تھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کے چار شہزداے تھے جو جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے سن وفات ۲۴ ہجری ہے ۔**  **سیر صحابہ،شاہ معین الدین ندوی، ج ۶، ص ۱۴۷،** **دارالاشاعت ، لاہور، ۲٠٠۴**

**۲۴۔ثیبہ وہ لڑکی جس کا پردہ بکارت زائل ہو چکا ہو پردہ بکارت اگر اچھل کود ،حیض، زخم یا زیادہ عرصے تک شادی نہ ہونے کی وجہ سے زائل ہوا تو ایسی لڑکی باکرہ ہی ہے ثیبہ وہ لڑکی کہلائے گی جو شوہر دید ہو اور اس کا پردہ حلال نکاح سے زائل ہوا ہو ۔دیکھئے شرح قدوری مع مذاہب اربعہ ، لیاقت رضوی،ج ۲، ص ۱۱٠،شبیر برادرز،لاہور،۲٠۱۳**

**۲٥۔ ابن ماجہ،ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ ، کتاب النکاح،باب من زوج ابنتہ وھی کارھۃ،مترجم عبد الحکیم خاں ، ١/٥۲٥ فرید بک اسٹال ،لاہور ، ١٩۸۲**

**۲۶۔ امام بخاری ، محمد بن اسماعیل ،صحیح بخاری ، کتاب النکاح ، باب اذا زوجہ ابنتہ وھی کارھہ ،مترجم شریف الحق امجدی، ٥/۳٠۷ فرید بک اسٹال، لاہور،۲٠٠۷**

**۲۷۔امام بخاری ، محمد بن اسماعیل ،صحیح بخاری ، کتاب النکاح ، باب لا ینکح اب و غیرہ،مترجم شریف الحق امجدی، ٥/۳٠۶ فرید بک اسٹال، لاہور،۲٠٠۷**

**۲۸۔امام مسلم ، مسلم بن حجاج ،صحیح مسلم ، کتاب النکاح ، باب فلا یحل للمومن ان یبتاع ، مترجم غلام رسول سعیدی ،۲/ ۲٠۵ فرید بک اسٹال ،لاہور، ۲٠٠۳**

**۲٩۔امام ،ابو داؤد،سلیمان بن اشعث،سنن ابو داؤد،کتاب النکاح، باب فی کراھیۃ ان یخطب الیٰ اخر ، مترجم عبد الحکیم خان ۲/۱۲۲ ،فرید بک اسٹال،لاہور، ۲٠٠۳**

**۳٠۔پروفیسر ڈاکٹر حافظ ضیاء الدین استاد شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج برائے کامرس اینڈ اکنامکس کراچی ڈاکٹر صاحب کی تصنیف عورت قبل وبعد از اسلام ایک بہترین کاوش ہے۔ جس میں عورت کے حوالے سے تمام اہم گفتگو کی گئی ہے ۔ دیکھئے عورت قبل وبعد از اسلام ،ڈاکٹر ضیا ء الدین،ص۷ ، راحت ایجوکیشن ٹرسٹ، کراچی، ۲٠٠۶**

**۳١۔ضیاءالدین،حافظ،سید،عورت قبل از اسلام وبعد از اسلام،١/١۷۳،النور ہیلتھ و ایکوکیشن ٹرسٹ، کراچی،۲٠۱۳ء**

**۳۲۔** **فاطمہ بنت قیس آپ نے ابتدا میں ہی اسلام قبول کیا ابو حفص بن عمرو سے آپ کا نکاح ہوا ۔ دیکھئے سیر الصحابہ،شاہ معین الدین ندوی، ج ٦، ص ۱۳٦،دارلاشاعت،لاہور،۲٠٠۴**

**۳۳۔ ابو جھم اصل نام عامر یا عبید ہے ابو جہم کنیت ہے فتح مکہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے آپ نے کافی عمر پائی مستند روایت کے مطابق عبد الملک کے عہد حکومت میں وفات پائی۔ ایضاََ ، ج ۷،ص ۴۶۷**

**۳۴۔ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ،ترمذی،کتاب النکاح ، باب ،فی کراھیۃ ان یخطب الیٰ اخر ،١/٩٠١،مترجم ابو العلا محی الدین جہانگیر،شبیر برادرز،لاہور،۲٠١١**

**۳۵۔** **سہل نام کنیت ابو العباس یا ابو مالک ہے ہجرت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے والد نے حزن نام رکھا لیکن آنحضرت ﷺ نے بدل کر سہل نام رکھا ٩۶ سال عمر پائی ٩۱ ہجری میں وفات ہوئی ۔ ایضاََ، ج ۳، ص ۳٦۶**

**۳۶۔ ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ،ترمذی،کتاب النکاح ، باب ،فی کراھیۃ ان یخطب الیٰ اخر ،١/۸۸۳،مترجم ابو العلا محی الدین جہانگیر،شبیر برادرز،لاہور،۲٠١١**

**۳۷۔ایضاََ، ۱/۸۸۳**

**۳۸۔بخاری ،محمد بن اسماعیل ،صحیح بخاری،کتاب النکاح ، باب الاکفاء فی الدین،مترجم شریف الحق امجدی ،۵/۲۸۳،فرید بک اسٹال،لاہور، ۲٠٠۷**

**۳٩۔ امام مسلم،مسلم بن حجاج،صحیح مسلم، کتاب النکاح ،باب خیر متاع الدنیا،مترم غلام رسول سعیدی، ۲/۲٥٩،فرید بک اسٹال،لاہور،۲٠٠۳**

**۴٠۔** **اشرف علی تھانوی ربیع الثانی ۱۲۸٠ ھ بمطابق ٩ ستمبر ۱۸٦۳ ء کو پیدا ہوئے اور سن وفات ۸۳ سال ۳ ماہ ۱۱ دن گزارنے کے بعد ۱۳۶۲ ھ بمطابق ۲٠ جولائی ۱٩۴۳ء ہے حکیم الامت کا لقب سب سے پہلے مرز ا محمد بیگ نے دیا علمی خدمات میں احکام القرآن قرآن کی تفسیر آپ نے لکھی ہے ۔ دیکھئے اشرف السوانح، خواجہ عزیز الحسن مجذوب ،ج ۱ ،ص۳۲ ،ادارہ تالیفات اشرافیہ،ملتان،۱۴۲۷ ھ**

**۴۱۔ تھانوی،مولانا، اشرف علی ، شادی کا معیار، ٠/١۸١ دا ر النوادر، لاہور،۲٠۱۲ء**

**۴۲۔ امام بخاری ، محمد بن اسماعیل ،صحیح بخاری،کتاب النکاح، باب عرض المرءۃ نفسہا علی من ترضی ،مترجم شریف الحق امجدی ،۵/۲٩۸،فرید بک اسٹال،لاہور،۲٠٠۷**

**۴۳۔القرآن الحکیم، البقرۃ ۲:۲۳۵**

**۴۴۔قاسم نام ہے ابو محمد کنیت ہے حضرت ابو بکر کے صاحبزادے محمد بن ابی بکر کے فرزند ہیں ان کی ماں سودہ ام ولد ہیں قاسم اپنے علمی اور اخلاقی لحاظ سے مدینہ کے ممتاز ترین بزرگوں میں تھے آپ کی عمر ستر یا بہتر سال تھی ۱٠۷ یا ۱٠۸ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی ۔ دیکھئے سیر الصحابہ،شا ہ معین الدین ندوی، ج ۷، ص ۳٠۳، دار الاشاعت، لاہور، ۲٠٠۴**

**۴۵۔عطا نام ہے والد کا نام اسلم اور ابو رباح کنیت اور عطا کی کینت ابو محمد تھی یمن کے قصبہ عثمان غنی کے دور ِ خلافت میں پیدا ہوئے آپ فقہ، علم و ورع اور فضل و کمال کے لحاظ سے سادات تابعین میں تھے بروایت صحیح ۱۱۴ ہجری میں وفات پائی۔ ایضاََ، ج۷، ص ۲۲۳۴۶۔ امام بخاری ، محمد بن اسماعیل،صحیح البخاری ،کتاب النکاح ،باب عرض المرءۃ نفسہا علی من ترضی، مترجم شریف الحق امجدی ،۵ /۲٩٩،فرید بک اسٹال،لاہور، ۲٠٠۷**

**۴۷۔امام ابو داؤد،سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد،کتاب النکاح،باب فی الرجل ینظر الی مراۃ وھو یرید تزوجھا،مترجم عبد الحکیم خان ،۲/١۲۲،فرید بک اسٹال ،لاہور ،۲٠٠۳**

**۴۸۔ایضاََ ، ۲/ ١۲۲**

**۴٩۔امام طحاوی کا اصل نام احمد بن محمد ہے کنیت ابو جعفر ہے آپ کی ولادت مشہور قول کے مطابق ۲۳٩ ھ میں ہوئی جبکہ وفات ۳۲۱ ھ مصر میں ہوئی اور قزافہ میں امام شافعی کے ساتھ مزار کے متصل ہی دفن کئے گئے آپ کا شمار اعاظم مجتہدین میں ہوتا ہےتمام اکابر علماء ومحدثین ان کے علمی کمالات کے معترف تھے آپ کے بعد کوئی آپکا ہم عصر اور جانشین پیدا نہیں ہوا۔ دیکھئے تذکرۃ المحدثین،ضیاء الدین اصلاحی، ج ۱، ص ۴۲۲، دارلابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز،لاہور،۲٠۱۴**

**۵٠۔ امام طحاوی،احمد بن محمد، شرح معانی الاثار ،کتاب النکاح ، باب نامعلوم،۲/۳۷۴، قدیمی کتب خانہ ،کراچی ،س ن**

**۵١۔القرآن الحکیم، النساء ۴:۲٥**

**۵۲۔تھانوی ،مولانا، اشرف ، علی ،اصلاح الرسوم ، ٠/۵۴،مکتبہ رحمانیہ، لاہور،نا معلوم**

**۵۳۔ امام مسلم،مسلم بن حجاج،صحیح مسلم، کتاب لا یمان ،باب الکبائر اکبرھا،مترجم غلام رسول سعیدی ، ١/١١٥، فرید بک اسٹال،لاہور،۲٠٠۳**

**۵۴۔اعظمی ، امجد علی ، بہار شریعت، ۲/۵۳، مکتبۃ المدینہ ،کراچی،۲٠۱۲ء،**

**۵۵۔ امام بخاری ، محمد بن اسماعیل،صحیح البخاری،کتاب النکاح، باب الاکفاء ، مترجم شریف الحق امجدی ، ۵ /۲۸۳،فرید بک اسٹال،لاہور،۲٠٠۷**

**۵۶۔ علی بن خلف بن عبد الملک بن بطال بلنسی آپ ابن لجام اسی طرح ابن لحام بھی کہا گیا سے مشہور ہیں شارح بخاری ہیں اسی طرح آپ کی تصنیفات میں الزھد و الرقائق ، الاعتصام فی الحدیث بھی ہیں آپ کو علم معرفت و حدیث پر دسترس حاصل تھی سن وفات ۴۴٩ ھ ہے ۔ دیکھئے شرح صحیح بخاری لابن بطال،ابو تمیم یاسر بن ابراہیم،ج۱،ص ۱۱، مکتبہ رشیدیہ ، الریاض، س ن**

**۵۷۔امام ثوری اصل نام سفیان کنیت ابو عبد اللہ ان کے سلسلہ نسب میں ایک نام ثور بن مناۃ آتا ہے اسی کی نسبت سے وہ ثوری کہلاتے ہیں ان کی ولات سلیما ن بن عبد الملک کے زمانہ خلافت میں ٩۶ یا ٩۷ ہجری میں ہوئی علم و فضل میں آپ کا شمار ائمہ مجتہدین میں ہوتا ہے آپ کی وفات ۱۶۱ ہجری میں ہوئی ۔ دیکھئے سیر الصحابہ،شاہ معین الدین ندوی ، ج۸ ، ص۴٠۵ ، دارلاشاعت،لاہور،۲٠٠۴**

**۵۸۔سعیدی،غلام ،رسول ، نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری، کتاب النکاح ،باب نا معلوم ٩/۴۳۳،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،کراچی ، ۲٠١۳ء**

**۵٩۔ابن قدامہ کی کنیت ابو محمد ہے اصل نام عبد اللہ بن احمد بن محمد ہے سن پیدائش شعبان ٥۴۱ ہجری ہے فلسطین کے شہر نابلس میں جماعیل کے مقام پر پیدا ہوئے آپ محدث،فقہ حنبلی کے بڑے فقیہ عالم و امام قاضی و مفکر تھے۔ یکم شوال ٦۲٠ ہجری میں ۷٩ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا ۔ دیکھئے البدایہ والنھایہ، ابو الفداء اسماعیل بن عمرو،ج ۱۳، ص ۱۳۲،کراچی،۱٩۸۷**

**۶٠۔زینب نام ام الحکیم کنیت والد کا نام جحش اور والدہ کا نام امیمہ ہے حضرت زینب آپ ﷺ کی حقیقی پھوپھی زاد بہن تھیں نبوت کے ابتدائی دور میں اسلام لائیں حضرت زینب کا انتقال ۲٠ ہجری میں وفات اور ٥۳ سال عمر پائی ۔ سیر الصحابہ ،معین الدین ندوی، ج ٦،ص ۷۳،دارالاشاعت ، لاہور، ۲٠٠۴**

**۶١۔ ایضَا ،ص ٩/۴۳۳**

**۶۲۔القرآن الحکیم،۴:۲۴**

**۶۳۔** **امام مسلم ، مسلم بن حجاج ،صحیح مسلم ، کتاب الرضاع ، باب استحباب نکاح ذات الدین، مترجم غلام رسول سعیدی ،۳/ ٩۶۷ فرید بک اسٹال ،لاہور، ۲٠٠۲ء**

**۶۴۔ نو ر الدین ،علی بن ابی بکر ،مجمع الزوائد، ٩/ ۸۳، دارالکتاب العربی الطبعۃ الثالثہ،مقام اشاعت ندارد،۱۴٠۳ھ**

**۶۵۔** **امام مسلم ، مسلم بن حجاج ،صحیح مسلم ،کتاب الرضاع، باب الاکفاء،** **مترجم غلام رسول سعیدی ،۳/ ٩۷۶ ،** **فرید بک اسٹال ،لاہور، ۲٠٠۳**

**۶۶۔ عبد الوھاب بن احمد شعرانی مصر میں ۸٩۷ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات ٩۷۳ ھ میں قاہرہ میں ہوئی آپ عظیم صوفی بزرگ اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں مثلاََ المیزان الکبرٰی، مشارق الانوار وغیرہ دیکھئے اردو دائرہ معارف اسلامیہ،ج۱۱،ص۷۴۱،دانش گاہ، لاہور**

**۶۷۔** **شعرانی، علامہ عبد الوھاب ،المیزان الکبریٰ ۲ /۱۱٠، مطبوعہ مطبعہ مصطفی البانی،مصر الطبعۃ الاولیٰ،۱۳٥٩**

**۶۸۔سارہ بنت مقسم کے بارے کوئی مواد نہ مل سکا اتنا ضرور ہے کہ یہ عبید اللہ بن یزید بن مقسم کی پھوپھی تھی دیکھئے الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ج ۸، ص ۳۸۳،** **مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن**

**۶٩۔** **جیش عثران زمانہ جاھلیت کی ایک جنگ کا نام ہے ۔ایضاََ، ج ۳، ص١١١**

**۷٠۔** **طارق بن مرقع کے بارے مختلف اقوال ہیں صحابی و غیر صحابی دونوں اقوال ملتے ہیں جبکہ ابن حجر عسقلانی نے آپ کو تابعی لکھا ہے ایضاََ ، ج ۳ ، ص ۱۱۱**

**۷١۔ ابو ،داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد ،کتاب النکاح،باب فی تزویج من لم یولد،۲/١۲٩ ،مترجم عبد الحکیم خان، فرید بک اسٹال ، لاہور ،۲٠٠۳**

**۷۲۔امام بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری ،کتاب النکاح ، باب الشغار،۵/۲٩٥، مترجم شریف الحق امجدی، لاہور ،فرید بک اسٹال ،۲٠٠۷**

**۷۳۔انٹرویو، مولانا قمر الزمان، استاد عبد الرحمن ،بمقام رڑکن، وقت ۵٠ :١١،۲۵/٠٩/ ۲٠۲٠**

**۷۴۔یہ تمام وٹے سٹے کی صورتیں ہیں جو ہندو معاشرے کی پیداوار ہیں جس کو مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے**

**دیکھئے ،پنجاب کے رسم و رواج کا انسائیکلو پیڈیا (ترجمہ یاسر جواد ) ٩بک ہوم، لاہور، ص ۸٥،۲٠٠۵**

**۷٥۔ میکلیگن،ای ،ڈی ،پنجاب کے رسم و رواج کا انسائیکلو پیڈیا (ترجمہ یاسر جواد ) ٠/۸٥،۸٦ ، ٩بک ہوم لاہور،۲٠٠۵**

**۷۶۔ انٹرویو ، جہانگیر حسنی۱؎، گل خان حسنی۲؎،بمقام رڑکن،** **وقت ۳۲:١٠،٠٩/٠۱/۲٠۱٩**

 **۱؎ جہانگیر حسنی رڑکن میں محکمہ صحت کے ملازم ہیں ۔**

**۲؎ گل خان حسنی گورنمنٹ ہائی سکول بستی عظیم خان میں ہیڈ ماسٹر ہیں ۔**